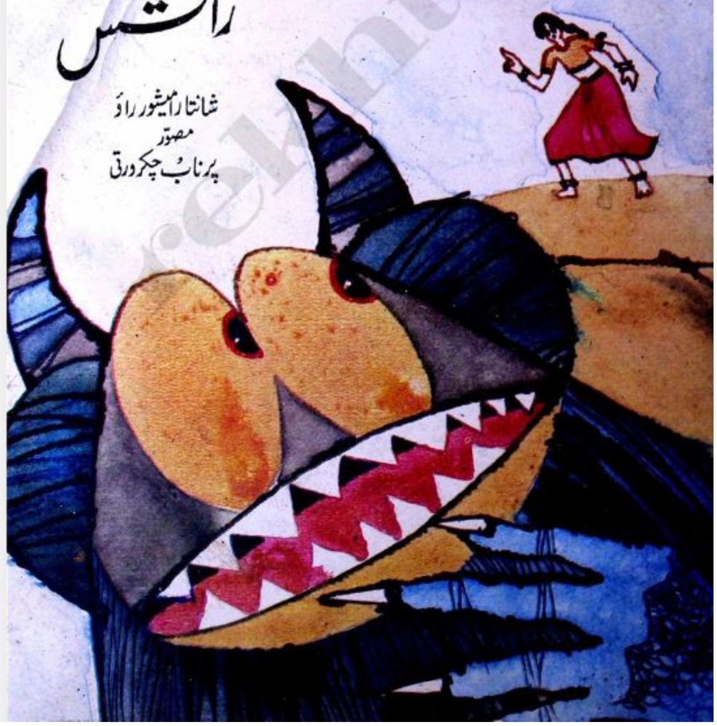
موہنی اور راکشس

شانتا رامیشور راؤ
مصوّر
پرناب چکرورتی



پہلا اردو ایڈیشن 1992 (ساکا 1914)

Mohini & the Demon *(Urdu)*
ISBN 81-237-0128-4
قیمت : 9.50
ناشر، ڈائریکٹر نیشنل بک ٹرسٹ، انڈیا
A-5 گرین پارک، نئی دہلی 110016

نیشنل بک ٹرسٹ۔ انڈیا



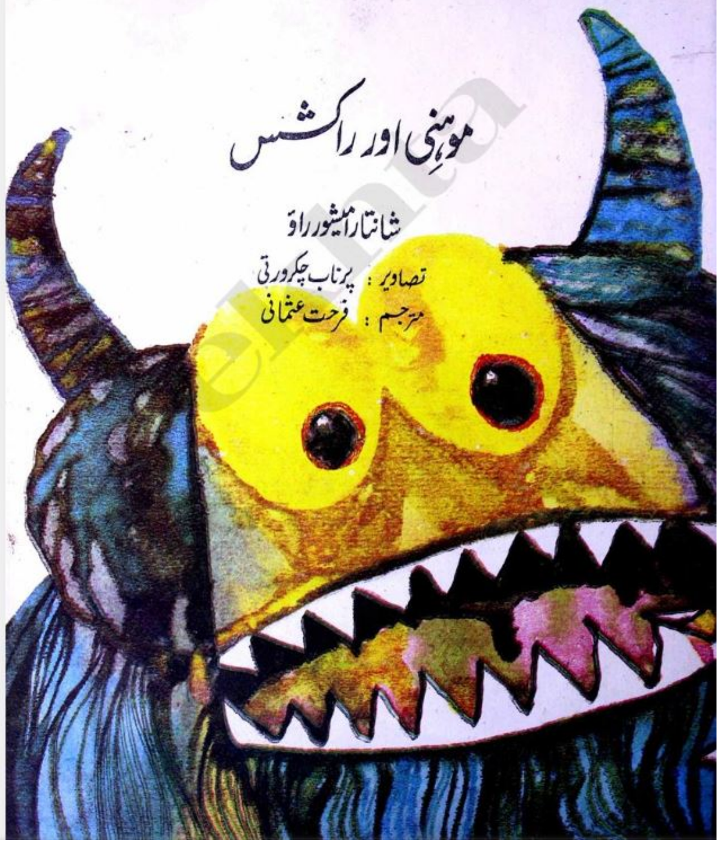
نہرو بال پستکالیہ

موہنی اور راکشس

شانتا رامیشور راؤ

تصاویر : پرتاب چکرورتی

مترجم : فرحت عثمانی



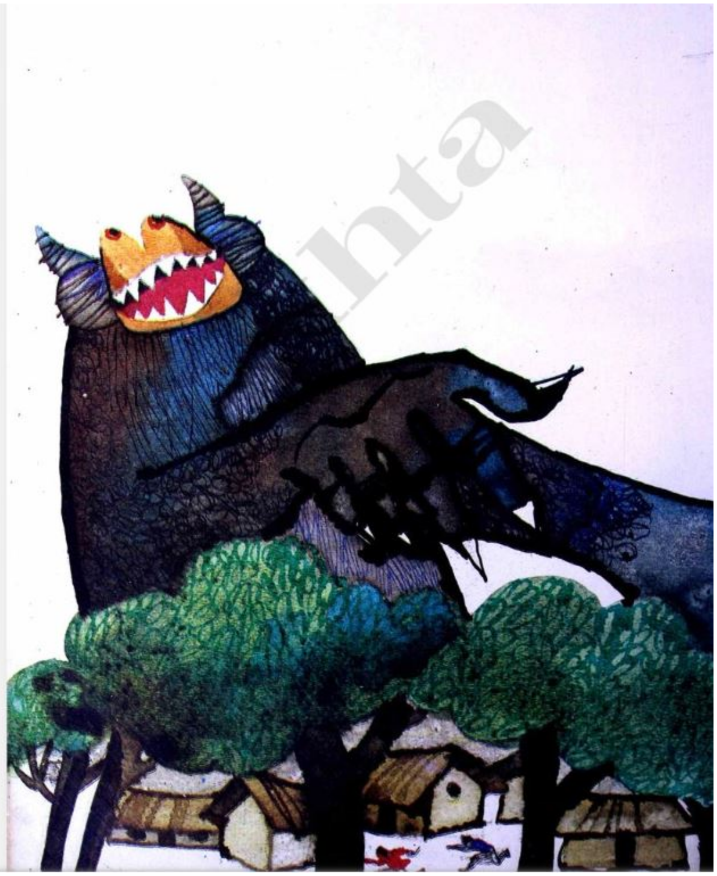
موہنی اور راکشس

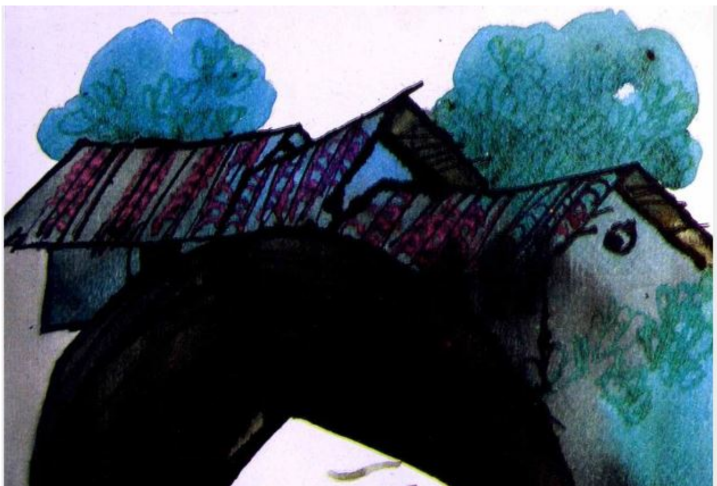
گاؤں میں موہنی کے سوا سب ہی لوگ بھسماسُر سے ڈرتے تھے۔ بھسماسُر ایک راکشس تھا جو جنگل میں ایک غار میں رہتا تھا۔ اس کے دانت لمبے نکیلے اور اس کے کالے رنگ کے سینگ مڑے ہوئے تھے، اس کے کان ٹوکریوں جیسے تھے اور اس کا منھ اور بدن گھنے بالوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر بھسماسُر ایک بھلا راکشس ہوتا لیکن اس میں تو بھلائی کا تو کہیں نام نشان تک نہ تھا۔ اس کے برعکس، بھسماسُر کو لوگوں کو ڈرانے دھمکانے میں مزا آتا تھا۔ جب وہ بھوکا ہوتا (اور کبھی کبھی بھوک نہ ہونے پر بھی) اسے لوگوں کو چٹ کر جانے کے علاوہ کچھ نہ سوجھتا تھا۔



بھسماسُر کے پاس ایک جادوئی طاقت تھی ۔ اصل میں یہی چیز ساری پریشانی کی جڑ تھی ۔ اگر وہ اپنا ہاتھ کسی کے سر پر رکھ دیتا تھا تو وہ آدمی مٹھی بھر راکھ بن جاتا تھا ۔ اسی وجہ سے ہر آدمی اس سے ڈرتا تھا ۔ جیسے ہی لوگ بھسماسُر کو دیکھتے ، جدھر منھ اٹھتا اُدھر ہی بھاگ کھڑے ہوتے ۔ بھسماسُر انھیں بھاگتا دیکھ کر زور زور سے ہنستا ۔



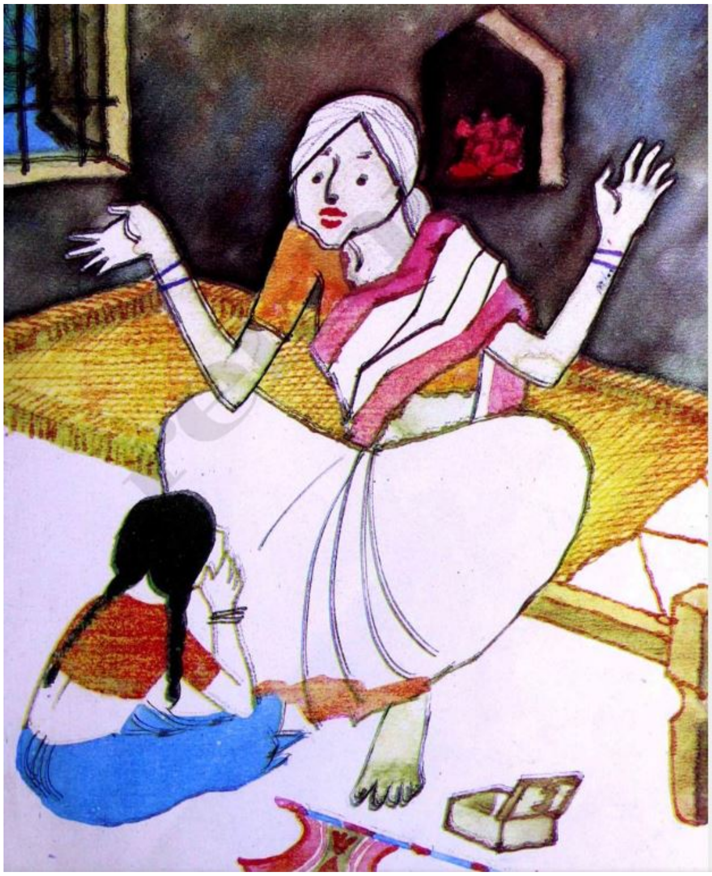




"ہا، ہا، ہو، ہو، ہو! پوری دُنیا میں میرے جیسا کوئی نہیں ہے" وہ ڈینگ مارتا۔

جب لوگوں کو یہ یقین ہو جاتا کہ بھسماسُر چلا گیا ہے تب ہی وہ ڈرتے ڈرتے اپنی اپنی جگہوں سے باہر نکلتے۔ لیکن موہنی بھسماسُر سے ڈرتی نہیں تھی۔ وہ اکثر سوچتی رہتی کہ اس راکشس سے کس طرح چھٹکارہ ملے۔ ایک روز اس نے اپنے آپ سے کہا: مجھے یقین ہے اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور ہے اور





صرف ہم لوگ ہی وہ راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں ؛ وہ اس سلسلے میں لگاتار سوچتی رہی جبکہ دوسرے لوگ ہر دن گذرنے کے ساتھ ساتھ نا امید ہوتے گئے۔ "تم بھسمائر کو نہیں جانتیں" انھوں نے موہنی سے کہا۔ "تم نہیں جانتیں، وہ اتنا ہی پرانا ہے جتنے یہ پہاڑ۔ اسے کوئی بھی مار نہیں سکتا۔ اُسے مار بھی کیسے سکتے ہیں اس کے پاس جادوئی طاقت جو ہے۔ وہ تو اگر کسی کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے تو وہ آدمی وہیں ختم ہو جاتا ہے اور مٹھی بھر راکھ بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں نے بھسمائر سے لڑنے کی کوشش تک چھوڑ دی ہے۔"



موہنی کی ایک بوڑھی دادی تھی جس سے وہ ہر روز ملنے جاتی تھی۔

"مجھے بھسماسُر کے بارے میں کچھ بتائیے نا،" موہنی نے ایک دن اپنی دادی سے کہا۔

"وہ دُور پہاڑوں میں ایک اندھیرے غار میں رہتا ہے۔" اس کی دادی نے اُسے بتایا۔ "وہ درختوں کو اکھاڑتا ہوا اور کھیتوں کو روندتا ہوا گاؤں میں اِدھر سے اُدھر گھومتا پھرتا ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی جاتا ہے اپنے ساتھ تباہی اور بربادی لاتا ہے۔ اس میں بیس ہاتھیوں کی طاقت ہے۔ ہر آدمی بھسماسُر کی جادوئی طاقت سے خوفزدہ ہے۔"

"میں بھسماسُر سے نہیں ڈرتی!" موہنی نے اپنی دادی سے کہا۔ "مَیں بالکل نہیں ڈرتی!" اس نے گاؤں والوں سے بھی کہا۔

"تمھیں ڈرنا چاہیئے۔" گاؤں والوں نے سختی سے کہا۔ "تم ایک بیوقوف لڑکی ہو اور تم خود نہیں جانتیں کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔" لیکن موہنی کو یقین تھا کہ وہ بھسماسُر سے نپٹنے کے لیے کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گی۔

"کوئی طریقہ نہیں ہے!" لوگ رو دیئے۔ "اس کا جادوئی ہاتھ اس دنیا کو تباہ کر دے گا۔"

"نہیں، ایسا نہیں ہو گا۔" موہنی نے زور دے کر کہا۔ وہ ایک ضدی لڑکی تھی۔ "ہمیں اس طرح حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔" اس نے مزید کہا۔ "میں ہار نہیں مانوں گی۔ میں اس بارے میں سوچوں گی۔" اگر لوگ خوفزدہ نہ ہوتے تو وہ شاید اس پر ہنستے۔ انھوں نے نفی میں اپنے سر ہلائے اور کہا۔ "تم نہیں جانتیں، وہ تمہارا ایک نوالہ بنا کر نگل جائے گا یا تمہیں مٹھی بھر راکھ بنا دے گا ہم نہیں جانتے کہ تمھارے ساتھ اور کیا ہو گا۔"





"میں ایسا نہیں سمجھتی۔" موہنی نے جواب دیا۔ اس نے اس بارے میں کئی ہفتوں تک سوچا۔ تب ایک دن وہ گاؤں کے مکھیا کے پاس گئی۔ وہ اپنے گھر کے برآمدے میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چاروں طرف گاؤں کے بڑے بوڑھے جمع تھے۔

موہنی نے کہا۔ "مہربانی کر کے مجھے بھسماسُر سے نپٹنے دیجیے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ میں





اس کا مقابلہ کر سکتی ہوں۔"

"نادان مت بنو!" بڑے بوڑھوں نے کہا۔ "تم بے وقوف اور خود سر ہو۔"

ایک بزرگ نے کہا۔ "شاید تم مذاق کر رہی ہو؟"

"میں مذاق نہیں کر رہی ہوں!" موہنی نے جواب دیا۔ "میں نے اس سلسلے میں اچھی طرح سوچ سمجھ لیا ہے۔" موہنی کی ضد سے ہار کر مکھیا نے کہا۔ "تم یہ کام کیسے کرو گی، موہنی؟"

"میں ناچوں گی!" موہنی بولی۔

"ناچو گی؟" بوڑھے لوگوں نے حیران ہو کر کہا۔ "کیا تم پاگل ہو؟"

"نہیں، میں پاگل نہیں ہوں۔" موہنی نے نرمی سے جواب دیا۔ "مہربانی کر کے مجھے بجنے والی پائل کی ایک جوڑی دیدیجئے اور بھسما سُر کے غار میں جانے کی اجازت بھی۔"





پہلے تو مکھیا نے اُس کی بات پر دھیان ہی نہیں دیا۔ "کیا بے کار بات ہے۔" اس نے کہا۔ "یہ پاگل پن ہے۔ بھسما سُر تمھارے سر پر اپنا ہاتھ رکھے گا اور تم وہیں ختم ہو جاؤ گی۔" لیکن موہنی اپنی بات پر اڑی رہی۔ وہ اپنے ارادے کی اتنی پکّی تھی کہ آخر مکھیا مان گیا۔

جب وہ روانہ ہوئی تو گاؤں کے بڑے بوڑھوں نے کہا "اچھی بات ہے جاؤ، لیکن پھر یہ مت کہنا کہ ہم نے تمھیں خبردار نہیں کیا تھا!"

"نہیں، نہیں، میں کچھ نہیں کہوں گی۔" موہنی نے ان سے رخصت ہوتے ہوتے جواب دیا۔ "آپ مجھے آشیرواد دیجیے۔"

موہنی نے کئی میل کا سفر کیا۔ راستے میں وہ زیادہ تر پیدل چلی۔ کبھی کبھی کچھ دُور تک کسی نے اپنی بیل گاڑی میں بٹھا لیا یا اسے کسی ٹٹّو کی سواری کا موقعہ ملا۔ اس نے ایک ندی کو کشتی سے اور ایک دوسری ندی کو بیڑے میں بیٹھ کر پار کیا۔ راستے میں ہر جگہ اُس نے لوگوں کو بھسما سُر کے ظلم اور اس کی جادوئی طاقت کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سُنا۔ ہر جگہ اس نے دیکھا کہ لوگ بہت ڈرے سہمے ہوئے ہیں۔

"تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی۔" لوگوں نے اس سے کہا۔ "وہ بہت طاقت ور ہے۔"

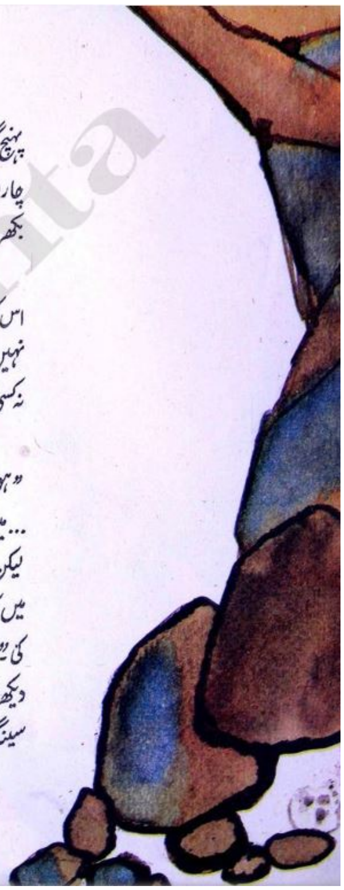
"کوئی بات نہیں۔" موہنی نے کہا۔ "میں کوشش کروں گی۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بتائیے ہوگا کوئی فائدہ!"



آخر کار موہنی پہاڑوں میں بھسماسُر کے غار تک پہنچ گئی۔ وہ اس کے غار کو دیکھتے ہی پہچان گئی کیونکہ وہاں چاروں طرف ہڈیاں اور سڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔

موہنی غار کے منھ پر کھڑی ہوئی تھی۔ پہلی بار اس کو ڈر محسوس ہوا۔ ہر طرف سنّاٹا تھا۔ ایک پتا بھی ہل نہیں رہا تھا، نہ ہی کسی پرندے کے بولنے کی آواز تھی، نہ کسی کیڑے کے رینگنے کی سرسراہٹ!

"اب کیا ہونے والا ہے؟" اس نے سوچا "ہو سکتا ہے راکشس مجھے مٹھی بھر راکھ بنا دے۔ اور پھر... میں ختم ہو جاؤں گی۔ اچھا ہوتا کہ میں یہاں نہ آتی" لیکن یہ خیالات موہنی کے ذہن کے صرف ایک حصّے میں آئے۔ اس کے ذہن کے دوسرے حصے نے سرگوشی کی "اب تم یہاں آگئی ہو تو کم سے کم اندر جھانک کر یہ تو دیکھ لو کہ بھسماسر کیسا لگتا ہے۔ کیا سچ مچ اس کے سر پر سینگ ہیں؟"



موہنی بہت ہوشیاری سے کچھ آگے بڑھی اور غار کے کنارے پر پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اندر جھانک کر دیکھا۔ اندر بہت اندھیرا تھا۔ اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔ وہ کافی دیر تک وہاں کھڑی رہی لیکن راکشس نظر نہیں آیا۔

موہنی نے سوچا۔ شاید بھسماسُر کا کوئی وجود ہی نہ ہو اور وہ ایک من گھڑنت راکشس ہو۔ اچانک "گرر۔ داؤ۔ گرر۔ واؤ!" موہنی نے زوردار گرج کی آواز سُنی اور پھر ایک بڑا دھماکہ ہوا۔ راکشس موہنی کے بالکل پیچھے کھڑا ہوا تھا! وہ باہر سے گھوم کر ابھی ابھی واپس آیا تھا۔

"گرر۔ واؤ۔ گرر۔" وہ پھر دھاڑا۔ موہنی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ "اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے!" اس نے سوچا۔ "مجھے اس سے کسی بھی طرح بھرپور ڈھنگ سے نپٹنا چاہیئے۔"

"گرر۔ واؤ۔" راکشس پھر دھاڑا اور زمین ہلنے لگی۔ لیکن موہنی اپنی جگہ کھڑی رہی۔

"تم کون ہو؟" راکشس زور سے چلایا۔

"میرا نام موہنی ہے۔" موہنی نے جواب دیا۔

"ایہہ۔ او۔ او۔ ایہہ۔ او!" بھسماسُر چیخا۔ "تمھیں میرے غار میں آنے کی ہمت کیسے ہوئی؟"

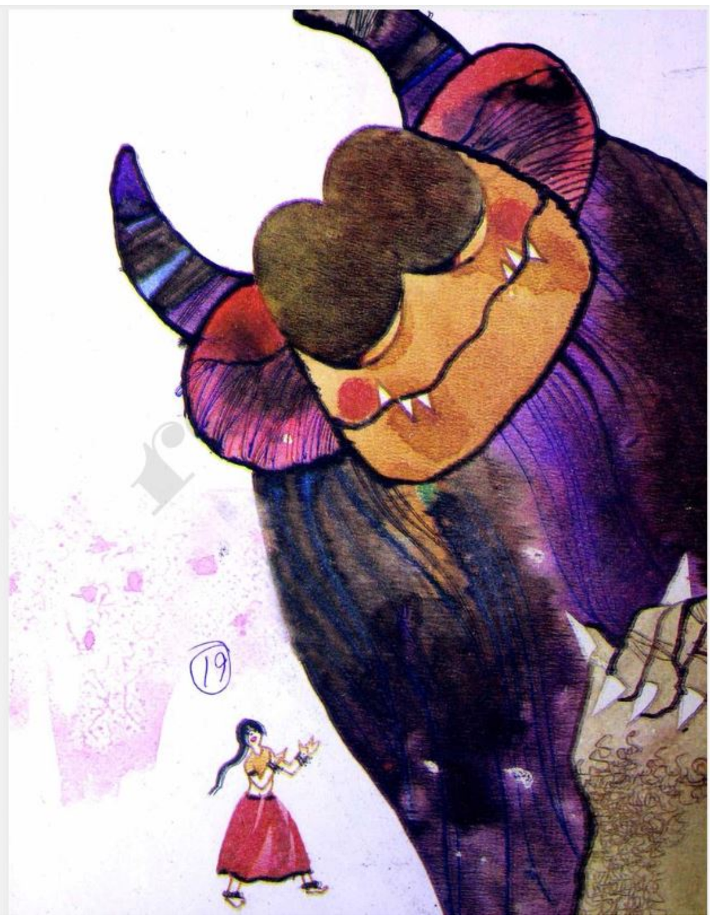


موہنی نے کہا۔ "میں نے سنا تھا، تم بہت خوبصورت، طاقتور اور عقلمند ہو، اس لیے میں تمھیں دیکھنے آئی ہوں۔"

موہنی نے چالاکی سے ایسی بات کہی تھی جسے سُن کر بھسماسر خوش ہو گیا۔ اس نے کھسیانی ہنسی ہنسنا شروع کر دی۔ اس کی ہنسی بہت ڈراؤنی تھی۔ ہنستے ہوئے اس کے لمبے لمبے دانت نظر آتے تھے۔ لیکن وہ خوش ہو گیا تھا۔ اُسے اپنے آپ کو خوبصورت کہلانا پسند آیا تھا۔







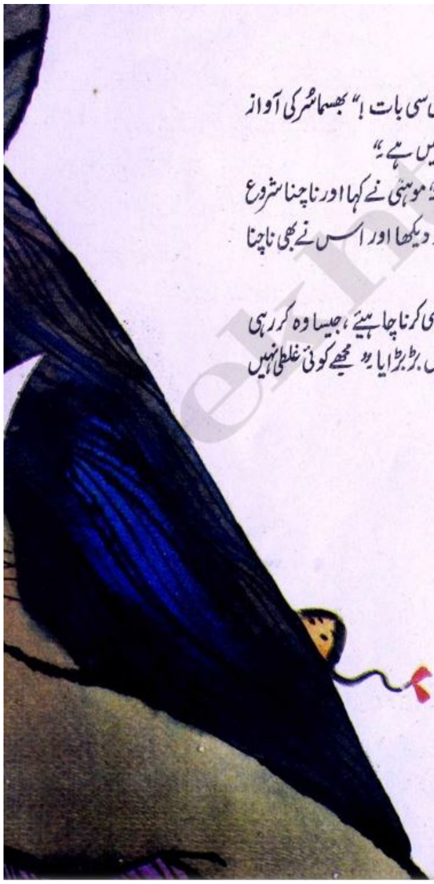
اس نے سوچا: "یہ لڑکی خوبصورت ہے اور میرے لیے ایک اچھی بیوی ثابت ہوگی۔" بھسماسُر نے موہنی کو اوپر سے نیچے تک اور نیچے سے اوپر تک غور سے دیکھا۔ پھر اس نے کہا: "کیا تم مجھ سے شادی کروگی، موہنی؟"

"تم سے شادی؟" موہنی نے کہا۔ ذرا رک کر اُس نے پھر کہا: "ہاں، بھسماسُر، میں تم سے شادی کروں گی۔"

بھسماسُر اور زور سے ہنسا، جس سے اُس کے اور بہت سے دانت نظر آنے لگے۔



"ہاں، بھسماسُر، مَیں تم سے شادی کروگی۔" موہنی نے اپنا جواب دوہرایا۔ پھر اس نے اپنی انگلی ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن ایک شرط پر: تم میرے ساتھ ناچوگے اور جس طرح میں کروں گی تم بالکل ویسا ہی کروگے۔ اگر تم نے ذراسی بھی غلطی کی تو میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔"



"ہو! ہو! بس اتنی سی بات!" بھسماسُر کی آواز گونجی۔ "یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔"

"تو پھر ٹھیک ہے۔" موہنی نے کہا اور ناچنا شروع کردیا۔ بھسماسُر نے موہنی کو دیکھا اور اس نے بھی ناچنا شروع کردیا۔

"مجھے بالکل ایسا ہی کرنا چاہیئے، جیسا وہ کر رہی ہے۔" بھسماسُر منھ ہی منھ میں بڑبڑایا۔ "مجھے کوئی غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔"




۲۳

موہنی نے کنول کا پھول بنانے کے لیے اپنے
ہاتھوں کو پیالے جیسا بنایا۔ راکشس نے بھی کنول کا
پھول بنانے کے لیے اپنے ہاتھوں کو پیالے جیسا
بنایا۔



موہنی نے اپنی پلکیں جھپکائیں۔ بھسماسُر
نے بھی اپنی پلکیں جھپکائیں۔



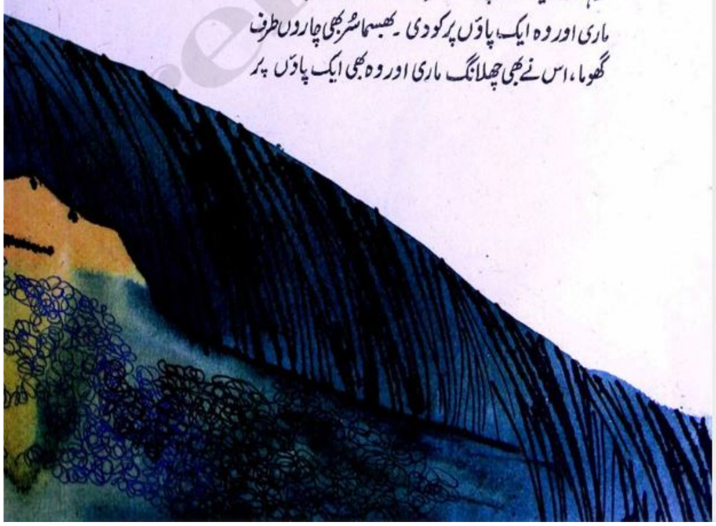






موہنی نے ہاتھی کی چال کی نقل اتاری۔ بھسماسُر نے بھی ایسا ہی کیا۔

موہنی ایک تتلی کی طرح نزاکت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ گئی۔ بھسماسُر بھی موہنی کے پیچھے پیچھے اسی طرح سے ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا۔ موہنی نے اپنی تھوڑی کو ہاتھ لگایا۔ بھسماسُر نے بھی اپنی تھوڑی کو ہاتھ لگایا۔ موہنی نے اپنے پیر کی انگلیوں کو ہاتھ لگایا۔ بھسماسر نے بھی اپنے پیر کی انگلیوں کو ہاتھ لگایا۔ موہنی چاروں طرف گھومی، اس نے چھلانگ ماری اور وہ ایک، پاؤں پر کود دی۔ بھسماسُر بھی چاروں طرف گھوما، اس نے بھی چھلانگ ماری اور وہ بھی ایک پاؤں پر





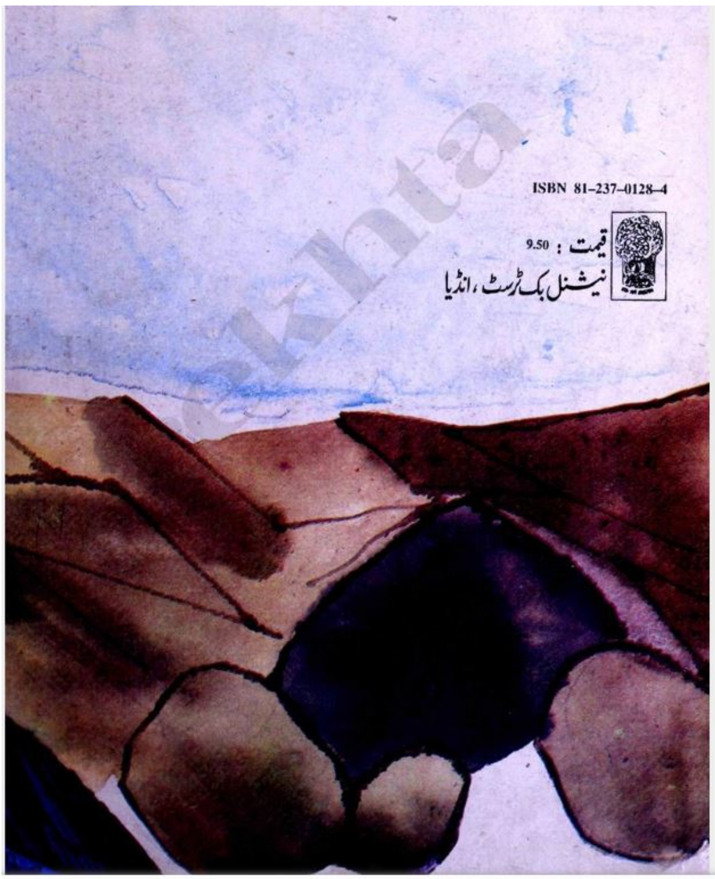
کودا۔ موہنی نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا۔ بھسماسُر نے بھی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور اگلے ہی لمحے بھسماسر ختم ہو گیا۔ جس جگہ چند لمحے پہلے وہ راکشس کھڑا تھا اس جگہ اب راکھ کا صرف ایک چھوٹا سا ڈھیر نظر آ رہا تھا۔

"میں بہت خوش ہوں کہ ہمیں اس سے چھٹکارا مل گیا ہے،" موہنی نے کہا۔ "اب مجھے گھر جانا چاہیئے۔ نہیں تو دادی پریشان ہوگی،"

وہ تھوڑی دُور ہی چلی تھی کہ چاروں طرف سے لوگ اس سے ملنے اور اُسے مبارکباد دینے کے لیے آ گئے۔ وہ یہ خوش خبری سن چکے تھے۔ مکھیا نے چھٹی کا اعلان کر دیا۔ ہر آدمی نے اپنے بہترین کپڑے پہنے۔

"جے، جے!" لوگوں نے روز زور سے نعرے لگاتے۔ "موہنی کی جے ہو، بہادر اور جانباز موہنی کی جے ہو۔" ہنستے ہوئے اور باتیں کرتے ہوئے انھوں نے موہنی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور کامیابی کا جشن مناتے ہوئے موہنی کو گاؤں میں گھر تک چھوڑ آئے۔

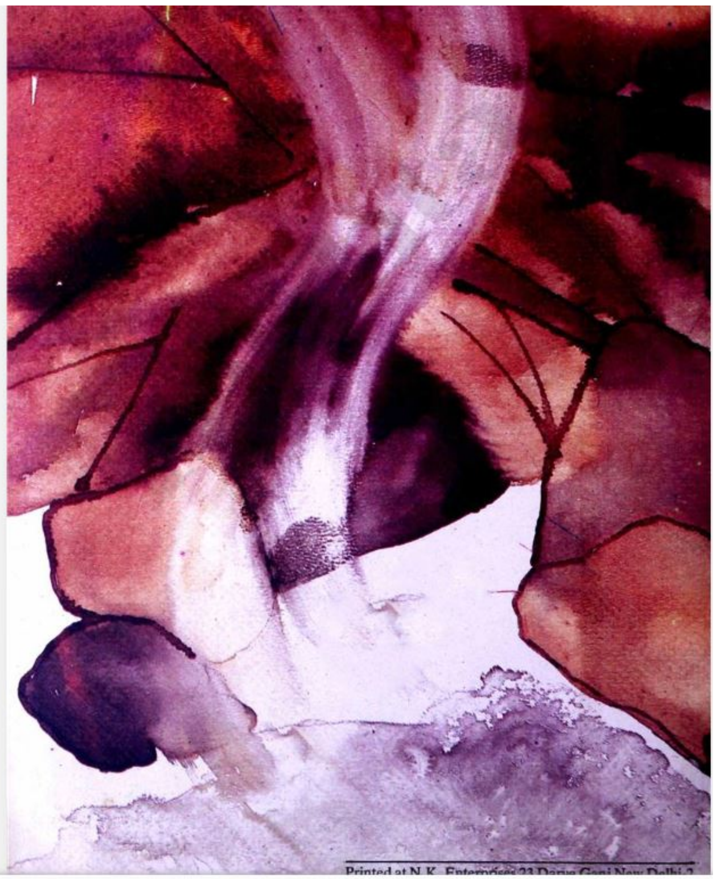




ISBN 81-237-0128-4

قیمت : 9.50

نیشنل بک ٹرسٹ ، انڈیا



Printed at N.K. Enterprises 23 Darya Ganj New Delhi-2